سوال

کیا گھر میں بیوی کو چھوڑنا اور اسے یہ کہنا کہ میرے بغیر تو گھر سے نہیں نکل سکتی ، غلط ہے ؟ میں دن میں پندرہ گھنٹے اور ہفتہ کے ساتوں دن کام کرتا ہوں اور وہ گھر میں اکیلی بور ہو جائے گی ، تین ہفتوں کے بعد مجھے ایک دن کی چھٹی ملتی ہے وہ بھی جب میرا نصیب ہو۔

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

الحمد للہ

1- بلاشک دنیاوی زندگی میں خواہشات بہت ہی زیادہ ہیں ، اور انسان کو گمراہ کرنے کے لیے شیطان مختلف انواع و اقسام کے طریقے استعمال کرتا ہے ، اس لیے خاوند پر واجب ہے کہ وہ اس میں احتیاط سے کام لے ، اور اللہ تعالی نے اس کی بیوی اور اولاد کے بارہ میں اس پر بہت ہی اہم ذمہ داری ڈالی ہے ، اور ان کی حفاظت و تربیت کا معاملہ بھی اسی کے سپرد کیا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے بارہ میں کچھ اس طرح فرمایا :

(تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اسے اس کی رعایا کے بارہ میں سوال کیا جائے گا ۔۔۔ آدمی اپنے گھر کا راعی اور ذمہ دار ہے وہ اپنی رعایا کے بارہ میں جوبدہ ہوگا ، اور عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اسے بھی اپنی رعایا کے بارہ میں جواب دینا ہوگا) صحیح بخاری حدیث نمبر (893) ۔

2- اور یہ بھی یاد رہے کہ عورت بھی ایک گوشت اور خون سے پیدا شدہ بشر ہی ہے ، پرفتن قسم کے لوگوں کو دیکھ اور ان کی سن کر وہ بھی متاثر ہو سکتی ہے ، اس لیے یہ ضروری ہے کہ خاوند اسے بھی اپنے ذہن میں رکھے ، اور غلط قسم کی اثر انداز ہونے والی اشیاء سے اسے بچا کر رکھے اور اسی طرح شر و برائی والی جگھوں پر لے جانے سے بھی بچائے ۔

3- مسلمان خاوند پر ضروری ہے کہ وہ صرف دنیا کے لیے ہی نہ زندگی بسر کرے اور ایک گونگی اور بے حس مشین اور آلے کی طرح کام میں جتا رہے ، اگرچہ مال کی خواہش بہت ہی زیادہ ہوتی ہے ، لیکن جو چیز اللہ تعالی کے پاس ہے وہ زیادہ بہت اور باقی رہنے والی ہے ۔

لھذا اسے یہ کوشش کرنی چاہیے کہ کم وقت والا کام کرے اگرچہ اس میں اسے اجرت کم ہی حاصل ہو جب وہ کم اجرت اس کے لیے کافی ہو اور اس کی ضروریات زندگی پوری کرتی ہو تاکہ وہ اپنے بیوی بچوں کے لیے بھی وقت نکال سکے اور ان کا خیال اور تربیت کر سکے ۔

4- اتنی دیر تک عورت کو گھر میں اکیلا رکھنا مناسب نہیں ، الا یہ کہ اگر بیوی کے لیے اس کے بدلے میں کوئی ایسی چیز ہو جو خاوند کے غیاب کا عوض بن سکے ، مثلا اسلامی تعلیمات اور دینی تعلیم کا حصول وغیرہ ، اور اسی طرح ایسے لوگوں (عورتوں) کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہونا جو خیر اور بھلائی کے کام کرنے کی ترغیب دلاتے ہوں ۔

اور بیوی کو یا تو اکیلا گھر میں چھوڑ دینا یا پھر کسی گیم وغیرہ کے لیے یا ٹیلی ویژن کے گندے پروگرام دیکھنے کے لیے اور یا پھر غلط قسم کے پڑوسیوں کے ساتھ یا پھر بری صحبت میں چھوڑ دینا بہت ہی بری بات ہے اور ناجائز ہے ، اور اس طرح کے کام میں زیادتی کرنے والے اپنے رب کی ملاقات (موت) سے قبل ہی اس کا انجام دیکھ لیتے ہیں ۔

5- عورت کا گھر سے خاوند یا پھر کسی محرم کے بغیر نکلنے کے بارہ میں گزارش ہے کہ اگر راستہ پر امن ہو اور جہاں وہ جا رہی ہے وہاں کسی قسم کا خطرہ نہیں ، اور عورت پر بھی بھروسہ

ہے کہ وہ غلط کام نہیں کرے گی تو اس کے پھر خاوند یا کسی محرم کے ساتھ جانے کی شرط نہیں ۔

لیکن یہ یاد رہے کہ سفر کےلیے محرم کی شرط ہے یہ ضروری نہیں کہ شہر میں جہاں کہیں وہ جائے محرم بھی اس کے ساتھ ہو، لیکن اگر تھوڑی سی مسافت میں بھی فتنہ اور فساد ہے تو پھر اسے اکیلی نہیں جانا چاہیے بلکہ یا تو وہ خاوند کو ساتھ لے یا پھر کسی ایسے محرم کو جو اس کی حفاظت کرے اور اس کو فتنہ و فساد سے بچا کر رکھے ۔

6- کفار معاشرے اوران کے ممالک میں مسلمانوں پر ضروری اور واجب ہے کہ وہ اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کی حفاظت و حمایت کی کوشش کریں مثلا کچھ مسلمان مل کر ایک بلڈنگ کرایہ پر حاصل کریں یا پھر ان کے گھر ایک دوسرے کے قریب ہونے چاہییں تا کہ اہل و عیال کےلیے ایک اسلامی فضا اور ماحول تیار ہو سکے، اور ان کی حفاظت بھی ہو۔

اور پھر اس سے ایک مسلمان عورت کو اچھی اور صالحہ عورتوں کی صحبت بھی حاصل ہو گی جس سے وہ خاوند کی غیر موجودگی میں اپنے آپ کو تسلی دے سکے اور ان سے مستفید بھی ہو سکے گی ۔

ہم آخر میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولادوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنا،
اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرما، آمین یا رب العالمین ۔

واللہ اعلم .

الشیخ محمد صالح المنجد

6713